سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرا سوال یہ ہے کہ کیا کسی مفتی سے بغیر دلیل کا مطالبہ کئے مسئلہ پوچھنا، تقلید کہلاتا ہے۔؟ امام شوکانی رحمہ اللہ اور دوسرے علماء نے کہا ہے کہ عامی کا مفتی سے مسئلہ پوچھنا اور قاضی کا لوگوں کی شہادت قبول کرنا تقلید میں شامل نہیں ہیں۔

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جی ہاں !اگر وہ اس سے دلیل کا مطالبہ نہ کرے اور بغیر دلیل جانے عالم کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھے اور اس کا مفتی یا عالم دین کے بارے یہ حسن ظن بھی نہ ہو کہ وہ کتاب وسنت سے مسئلہ بتلا رہا ہے تو یہ تقلید ہے اور یہ شرعا جائز نہیں ہے۔

اور اگر مستفتی یا عامی پر یہ واضح ہو جائے کہ مفتی یا امام کا قول خلاف قرآن یا سنت ہے تو پھر اس کی تقلید حرام اور شرک ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اگر دلیل طلب کرے تو اتباع ہے اور یہ جائز ہے کیونکہ یہ کتاب وسنت کی پیروی ہے اور کتاب وسنت کی پیروی مطلوب ومقصود ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی